# غزوۂ بنی نضیر

## (سبب اور زمانے کی تعیین)

از مولانا ڈاکٹر ظفر احمد صاحب صدیقی

غزوۂ بنی نضیر اسلامی غزوات میں ایک معروف غزوہ ہے۔ عہد نبوی کے مؤرخوں اور سیرت نگاروں نے عام طور پر اس کا ذکر کیا ہے۔ بعض دیگر اہم غزوات کی طرح اس کے بارے میں قرآن کریم میں آیات بھی نازل ہوئی ہیں۔ مفسرین کی رائے ہے کہ سورۃ الحشر کی بیشتر آیات غزوۂ بنی نضیر کے سلسلے ہی میں نازل ہوئی ہیں۔ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے اس سورہ کو "سورۃ بنی النضیر" کہنا مروی ہے۔[1]

یوں تو اس غزوے سے متعلق بہت سے سوالات اٹھائے جا سکتے [illegible] پیش نظر مضمون میں ہم صرف دو سوالوں سے متعلق بحث کرنا چاہتے ہیں۔ ایک [illegible] یہ [غز]وہ کیوں پیش آیا، یعنی اس کے اسباب و دواعی کیا تھے؟ دوسرے یہ کہ کب اور کس [س]نہ میں پیش آیا؟ یعنی اس کا زمانہ کیا تھا؟ ان دونوں سوالوں سے متعلق بحث وتحقیق

---

[1] محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح، (باب حدیث بنی النضیر)، المکتبۃ الاسلامیۃ، استنبول، ۱۹۸۱ء، ۲۲/۵۔

Accession Number
121732
Date 27.10.89

وہ تقویم[1] پارینہ یونانیوں کی
وہ حکمت کہ تھے ایک دھوکہ کی ٹٹی
یقیں جس کو ٹھہرا چکا ہے نکمی
عمل نے جسے کر دیا آکے ردی
اُسے وحی سے سمجھے ہیں ہم زیادہ
کوئی بات اس میں نہیں کم زیادہ
زبور اور توریت و انجیل و قرآں
بالاجماع ہیں قابل نسخ و نسیاں
مگر لکھ گئے جو اصول اہلِ یوناں
نہیں نسخ و تبدیل کا اس میں امکاں
نہیں مٹتے جب تک کہ آثارِ دنیا
مٹے گا کبھی کوئی شوشہ نہ اُن کا
نتائج ہیں جو مغربی اہلِ فن کے
وہ ہیں ہند میں جلوہ گر سو برس سے

(باقی آئندہ)

---

[1] تقویم پارینہ پرانی جنتری جو سال گذرنے پر کسی کام کی نہیں رہتی۔ منہ

# غزوۂ بنی نضیر

## (سبب اور زمانے کی تعیین)

از مولانا ڈاکٹر ظفر احمد صاحب صدیقی

غزوۂ بنی نضیر اسلامی غزوات میں ایک معروف غزوہ ہے۔ عہد نبوی کے مؤرخوں اور سیرت نگاروں نے عام طور پر اس کا ذکر کیا ہے۔ بعض دیگر اہم غزوات کی طرح اس کے بارے میں قرآن کریم میں آیات بھی نازل ہوئی ہیں۔ مفسرین کی رائے ہے کہ سورۃ الحشر کی بیشتر آیات غزوۂ بنی نضیر کے سلسلے ہی میں نازل ہوئی ہیں۔ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے اس سورہ کو سورۃ بنی النضیر کہنا مروی ہے[1]

یوں تو اس غزوے سے متعلق بہت سے سوالات اٹھائے جا سکتے ہیں، لیکن پیش نظر مضمون میں ہم صرف دو سوالوں سے متعلق بحث کرنا چاہتے ہیں۔ ایک یہ کہ یہ غزوہ کیوں پیش آیا، یعنی اس کے اسباب و دواعی کیا تھے؟ دوسرے یہ کہ کب اور کس سنہ میں پیش آیا؟ یعنی اس کا زمانہ کیا تھا؟ ان دونوں سوالوں سے متعلق بحث وتحقیق

---

[1] محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح، (باب حدیث بنی النضیر) المکتبۃ الاسلامیۃ، استانبول، ۱۹۸۱ء ۵/۲۲۔

Accession Number 121732
Date 27.10.89

داعیہ عالم اسلام کے نامور محقق سیرت ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب کے ایک مضمون سے
پیدا ہوا، جو فروری ۱۹۸۲ء میں اعظم گڑھ کے ماہنامہ 'جامعۃ الرشاد' میں شائع ہوا تھا،
اور جس میں محقق موصوف نے سلسلۂ زیر بحث میں بعض اہم سوالات اٹھائے اور پھر ان
کے جواب تحریر فرمائے تھے۔

غزوۂ بنی نضیر کے سبب وقوع کے متعلق عام اور مشہور روایت یہ ہے کہ اس کا
باعث یہود بنی نضیر کی جانب سے شمع رسالت کو بجھا دینے کی وہ ناپاک سازش تھی، جو
اس وقت معرض ظہور میں آئی، جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنونضیر کی بستی میں تشریف لے گئے
اور بنو عامر کے دو مقتولین کی دیت کے سلسلے میں ان لوگوں سے مدد چاہی۔ انھوں نے
بظاہر تعاون کا یقین دلاتے ہوئے آپ کو کچھ دیر ٹھہرنے اور آرام کرنے کا مشورہ دیا، لیکن
بہ باطن اس کوشش میں مصروف ہوگئے کہ آپ جس دیوار کے سائے تلے آرام فرما ہیں، اس
کے اوپر سے ایک بھاری پتھر گرا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تمام کر دیا جائے، لیکن غیب
سے آپ کو بر وقت اس سازش کا علم ہوگیا اور آپ خاموشی سے وہاں سے اٹھ کر مدینہ منورہ
چلے آئے۔ چونکہ اس سے پہلے بھی ان لوگوں کی جانب سے بعض خیانتوں اور بدعہدیوں
کا وقتاً فوقتاً ظہور ہو چکا تھا اور بار بار کی تنبیہ اور معافی کے باوجود یہ لوگ اپنی روش قدیم
ہی پر گامزن نظر آ رہے تھے، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جلاوطنی کا فیصلہ
فرما لیا، چنانچہ ان کا محاصرہ کیا گیا اور یہ لوگ جلاوطن کر دیے گئے۔ آئندہ صفحات میں
اس روایت کے مآخذ ملاحظہ ہوں:

(۱) ابن ہشام (ف ۲۱۸ھ) 'السیرۃ النبویۃ' میں ابن اسحاق (ف ۱۵۱ھ) کی
روایت اس طور پر نقل کرتے ہیں:

| | |
|---|---|
| ثم خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی بنی النضیر یستعینھم فی دیۃ | پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی نضیر کی بستی کی جانب تشریف لے گئے تاکہ ان سے |

ذينك القتيلين اللذين قتلهما عمرو بن أمية الضمري، للجوار الذي كان رسول الله صلى الله عليه وسلم عقد لهما كما حدثني يزيد[1] بن رومان، وكان بين بني النضير وبين بني عامر عقد وحلف، فلما أتاهم رسول الله صلى الله عليه وسلم يستعينهم في دية ذينك القتيلين، قالوا: نعم يا أبا القاسم نعينك على ما أحببت مما استعنت بنا عليه.

بنی عامر کے ان دو مقتولین کی دیت کے سلسلے میں مدد چاہیں، جنھیں حضرت عمرو بن امیہ الضمری رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا تھا۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے امان کا معاملہ فرمایا تھا۔ جیسا کہ مجھ سے یزید بن رومان نے بیان کیا ہے۔ اور بنو نضیر اور بنو عامر آپس میں ایک دوسرے کے حلیف بھی تھے، بہرحال جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں مقتولین کی دیت کے سلسلے میں مدد کے خیال سے ان لوگوں کے پاس پہنچے تو انھوں نے کہا کہ ہاں اے ابو القاسم! جس سلسلے میں مدد کے لیے آپ تشریف لائے ہیں، آپ کی خواہش کے مطابق ہم آپ کی مدد کریں گے۔

ثم خلا بعضهم ببعض، فقالوا: إنكم لن تجدوا الرجل على مثل حاله هذه، ورسول الله صلى الله عليه وسلم إلى جنب جدار من بيوتهم قاعد، فمن رجل يعلو على هذا البيت

پھر جب وہ تنہائی میں پہنچے تو کہنے لگے کہ اس شخص کو تم لوگ اس حال میں کبھی نہ پاؤ گے اور اس وقت کی کیفیت یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے کسی مکان کی دیوار کے پہلو میں تشریف فرما تھے، تو اب

---

۱؎ (یزید بن رومان) "ثقة" تقریب التہذیب للحافظ ابن حجر، مطبع مجتبائی دہلی، ۱۳۲۰ھ ص ۲۳۹۔

فيلقي عليه صخرة فيريحنا منه، فانتدب
لذلك عمرو بن جحاش بن كعب أحدهم
فقال أنا لذلك فصعد ليلقي عليه صخرة
كما قال، ورسول الله صلى الله عليه وسلم
في نفر من أصحابه، فيهم ابوبكر وعمر و
علي. فأتى رسول الله صلى الله عليه وسلم
الخبر من السماء بما اراد القوم، فقام
وخرج راجعا إلى المدينة، فلما استلبث
النبي صلى الله عليه وسلم أصحابه قاموا
في طلبه، فلقوا رجلا مقبلا من المدينة
فسألوه عنه، فقال رأيته داخلا المدينة
فأقبل أصحاب رسول الله صلى الله عليه
وسلم حتى انتهوا إليه صلى الله عليه وسلم
فأخبرهم الخبر بما ارادت من الغدر
وأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالتهيؤ
لحربهم والسير اليهم[1]۔

تم میں سے کون اس کے لیے آمادہ ہے کہ اس گھر
کے اوپر چڑھ جائے اور ان پر ایک بھاری پتھر
گرا کر ہمیں ان کی جانب سے راحت دلادے۔
انھیں میں کے ایک فرد عمرو بن جحاش بن کعب
نے اس کام کے لیے اپنے آپ کو پیش کیا اور
کہا کہ میں اس کے لیے آمادہ ہوں۔ پھر وہ اپنے
کہنے کے مطابق پتھر گرانے کے لئے اوپر چڑھ گیا۔
اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ
کی ایک جماعت موجود تھی، جس میں حضرت ابوبکرؓ،
حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ شامل تھے۔ پھر ان
لوگوں کے ارادے کے بارے میں آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آسمان سے اطلاع آگئی،
لہذا آپ اٹھے اور مدینے واپسی کے لیے نکل پڑے۔
جب صحابۂ کرامؓ نے آپؐ کی واپسی میں دیر محسوس
کی تو آپؐ کی تلاش میں اٹھ کھڑے ہوئے چنانچہ
ان کی ملاقات مدینہ سے واپس آتے ہوئے ایک
شخص سے ہوئی۔ لوگوں نے اس سے آپؐ کے
بارے میں پوچھا، اس نے کہا کہ میں نے آپؐ کو

---

[1] ابو محمد عبد الملک بن ہشام، السیرۃ النبویۃ، تحقیق مصطفی السقا وغیرہ، موسسۃ علوم القرآن
[illegible] ۔ ۱۹۰/۲

مدینے میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ صحابہ آگے بڑھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ آپؐ نے ان لوگوں کو بنو نضیر کی سازش و بدعہدی کے بارے میں بتلایا اور جنگ کی تیاری کرنے اور ان کی طرف چل پڑنے کا حکم دیا۔

(۲) حافظ ابن حجر عسقلانی (ف ۸۵۲ھ) فتح الباری میں حدیث نبوی "حادیث النضیر وقریظة فأجلی بنی النضیر" کی شرح فرماتے ہوئے موسیٰ بن عقبہ (ف ۱۴۱ھ) کی کتاب المغازی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

أما النضير فبا لسبب الذي ذكره، وهو ما ذكره موسى بن عقبة في المغازي قال قد دسوا إلى قريش، وحضوهم على قتال رسول الله صلى الله عليه وسلم، ودلوهم على العورة، ثم ذكر نحو ما تقدم عن ابن اسحاق من مجيئ النبي صلى الله عليه وسلم في قصة الرجلين قال و في ذلك نزلت: يا أيها الذين آمنوا اذكروا نعمة الله عليكم اذهم قوم أن يبسطوا إليكم أيديهم ..... الخ[۱]

جہاں تک بنی نضیر کا تعلق ہے تو وہ اس سبب سے جلا وطن کیے گئے جس کا ذکر آگے آ رہا ہے۔ یہ وہ سبب ہے جسے موسیٰ بن عقبہ نے کتاب المغازی میں بیان کیا ہے، فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے قریش کے ساتھ مل کر خفیہ سازشیں کیں اور انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ پر آمادہ کیا اور مسلمانوں کی خفیہ باتیں بتلائیں۔ اس کے بعد موسیٰ بن عقبہ نے ویسا ہی مضمون بیان کیا ہے، جیسا کہ ابن اسحاق کے حوالے سے

---

[۱] حافظ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، مطبعۃ مصطفیٰ البابی الحلبی، ۱۹۵۹ء۔ ۸/۳۳۳

پیچھے گذر چکا، یعنی دو آدمیوں کی دیت)
کے سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
(بنو نضیر کی جانب) تشریف آوری۔ موسیٰ
بن عقبہ نے یہ بھی کہا کہ آیت کریمہ
یا ایہا الذین آمنوا.... الخ اسی سلسلے میں
نازل ہوئی۔

(۳) ابونعیم[۱] (ف ۴۳۰ھ) 'دلائل النبوۃ' میں لکھتے ہیں:

| | |
|---|---|
| حدثنا سلیمان بن أحمد الطبرانی[۲] قال | ہم سے سلیمان بن احمد طبرانی نے بیان کیا کہ محمد |
| محمد بن عمرو[۳] بن خالد الحرانی قال ثنا | بن عمرو بن خالد الحرانی نے فرمایا کہ میرے والد |
| أبی[۴] قال ثنا ابن لہیعۃ[۵] عن أبی الأسود | نے ہم سے بیان کیا کہ ابن لہیعۃ نے ہم سے |

---

۱؎ (ابونعیم) "الحافظ الکبیر، محدث العصر" تذکرۃ الحفاظ للذہبی، احیاء التراث العربی، ۳/۱۰۹۲

۲؎ (الطبرانی) "الحافظ، الامام، العلامۃ، الحجۃ" تذکرۃ الحفاظ۔ ۳/۹۱۲

۳؎ (محمد بن عمرو بن خالد) قال الہیثمی: "ومن کان من مشایخ الطبرانی فی المیزان نبہت علی ضعفہ، ومن لم یکن فی المیزان الحقتہ بالثقات الذین بعدہ" (مجمع الزوائد للہیثمی: دار الکتاب العربی، بیروت، طبع ثالث۔ ۱/۸) قلت: محمد بن عمرو من شیوخ الطبرانی الذین لیسوا فی المیزان، فہو ثقۃ

۴؎ (عمرو بن خالد الحرانی) "ثقۃ من شیوخ البخاری" المغنی فی الضعفاء للذہبی، احیاء التراث العربی ۱۳۹۱ھ۔ ۲/۴۸۳

۵؎ (ابن لہیعۃ) "حدیثہ حسن اذا توبع" مجمع الزوائد ۶/۱۳۲ ۶؎ (ابو الاسود) "ثقۃ" التقریب ص ۱۸۶

عن عروة بن الزبير قال خرج رسول الله
صلى الله عليه وسلم الى بنى النضير يستعينهم
فى عقل الكلابيين وكانوا قد دسوا
إلى قريش حين نزلوا بأحد لقتال
رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه
ودلوهم على العورة ، فلما كلمهم
فى عقل الكلابيين، قالوا اجلس يا
أبا القاسم حتى تطعم وترجع بحاجتك
التى جئت لها، ونقوم فنتشاور،
ونصلح امرنا فيما جئت له ، فجلس
رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن
معه من أصحابه الى ظل جدار ينتظر
أن يصلحوا أمرهم، فلما خلوا ومعهم
الشيطان لا يفارقهم ائتمروا بقتله ...
... أصحاب رسول الله صلى الله
عليه وسلم فاذهبوا ، ونزل القرآن على
رسول الله صلى الله عليه وسلم بالذى أراد
... ... فقال يا أيها الذين
... نعمة الله عليكم إذ هم

بیان کیا کہ ابوالاسود نے حضرت عروۃ بن الزبیر
سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کی ایک جماعت کے
ساتھ قبیلۂ کلاب کے دو آدمیوں کی دیت کے
سلسلے میں بنو نضیر سے مدد طلب کرنے کے
لیے ان لوگوں کی بستی کی طرف تشریف لے گئے
اس سے پہلے یہ لوگ غزوۂ احد کے موقع
پر قریش کے ساتھ سازش بھی کر چکے تھے
اور مسلمانوں کے خفیہ راز بھی بتلا چکے تھے ۔
بہرحال جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ
کلاب کے دونوں مقتولین کی دیت کے سلسلے
میں ان لوگوں سے مدد کی گفتگو فرمائی ، تو
ان لوگوں نے کہا کہ اے ابوالقاسم! آپ
تشریف رکھیے تا آنکہ ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
تشریف رکھیے ... [illegible]
درست کرلیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

قوم أن يبسطوا إليكم أيديهم، وأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بإجلاءهم لما أرادوا برسول الله صلى الله عليه وسلم الخ[1]

اور آپ کے صحابہ ایک دیوار کے سائے تلے بیٹھ گئے، منتظر تھے کہ وہ لوگ اپنے معاملات درست کرلیں۔ جب وہ لوگ اس بستی کے اندر پہنچے اور شیطان ان کے ساتھ لگا ہی رہتا تھا تو ان لوگوں نے آپ کے قتل کی سازش کی... پھر آپ کے صحابہ بھی اٹھے اور واپس چلے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دشمنوں کے ارادے کے سلسلے میں قرآن نازل ہوا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یا ایہا الذین آمنو الخ.... اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے اس بُرے ارادے کی پاداش میں ان کی جلاوطنی کا حکم صادر فرمایا... الخ

(۴) محمد بن عمر الواقدی[2] (ف ۲۰۷ھ) اپنی کتاب المغازی میں لکھتے ہیں:

وحدثني محمد بن عبد[3] الله، و — مجھ سے محمد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر

---

[1] ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی، دلائل النبوۃ، دائرۃ المعارف حیدرآباد، طبع ثالثہ ۱۹۷۴ء ص ۴۴۴۔

[2] (الواقدی) والواقدی اذا لم يخالف الأخبار الصحيحة ولا غيره من اهل المغا[زي] مقبول في المغازي عند أصحابنا" التلخيص الحبير لابن حجر طبع انصاری دہلی ص [illegible]

[3] (محمد بن عبداللہ بن مسلم) "صدوق له أوهام" التقریب ص ۱۸۸۔

عبد اللہ بن جعفر،[1] ومحمد بن صالح[2] ومحمد بن یحیٰی بن سہل، وابن أبی حبیبۃ،[4] ومعمر بن راشد[5] فی رجال ممن لم أسمھم، فکل قد حدثنی ببعض ھذا الحدیث ولبعض القوم کان أوعی لہ من بعض، وقد جمعت کل الذی حدثونی، قالوا: أقبل عمرو بن أمیۃ الضمری من بئر معونۃ حتی کان بقناۃ، فلقی رجلین من بنی عامر۔ حتی اذا ناما وثب علیھما فقتلھما، ثم خرج حتی ورد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... فأخبرہ خبرھما، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئس ما صنعت، قد کان لھما منا

اور محمد بن صالح اور محمد بن یحیٰی بن سہل اور ابن حبیبۃ اور معمر بن راشد وغیرہ چند دیگر حضرات نے جن کا میں نام نہیں لے رہا ہوں، بیان کیا۔ ان سب نے ان میں سے بعض بعض باتیں بیان کیں اور بعض کو بعض کے مقابلے میں تفصیلات زیادہ محفوظ تھیں۔ میں نے ان تمام لوگوں کے بیانات یکجا کر دیے ہیں۔ ان سب نے بیان کیا کہ حضرت عمرو بن امیۃ الضمریؓ بئر معونۃ سے آگے بڑھے۔ ابھی وہ "وادی قناۃ" میں تھے کہ قبیلۂ بنی عامر کے دو آدمیوں سے ان کی ملاقات ہوئی ... جب دونوں سو گئے تو وہ ان پہ حملہ آور ہوئے اور ان دونوں کو قتل کر دیا۔ پھر وہ صحابی وہاں سے نکل کر

---

[1] (عبد اللہ بن جعفر) "لیس بہ بأس" التقریب ص ۹۹۔

[2] (محمد بن صالح دینار) "صدوق، یخطئ" التقریب ص ۱۸۵ "عن عبد الرحمن بن ابی الزناد قال قال أبی إن أردت المغازی صحیحۃ فعلیک بمحمد بن صالح التمار" تہذیب التہذیب لابن حجر ۹/۲۲۶-۲۲۵۔

[3] لم أعثر علی ترجمتہ۔

[4] (ابن ابی حبیبۃ) "ضعیف" التقریب ص ۸۔

[5] (معمر بن راشد) "ثقۃ، ثبت، فاضل" التقریب ص ۲۱۲۔

أمان وعهد.... فسار رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى بني النضير يستعين، في ديتهما وكانت بنو النضير حلفاء لبني عامر... فقالوا: نفعل يا أبا القاسم ما أحببت ... اجلس حتى نطعمك، ورسول الله صلى الله عليه وسلم مستند إلى بيت من بيوتهم، ثم خلا بعضهم إلى بعض فتناجوا،... فقال عمرو بن جحاش: أنا أظهر على البيت فأطرح عليه صخرة... فلما اشرف بها جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم الخبر من السماء بما هموا به، فنهض رسول الله صلى الله عليه وسلم سريعًا كأنه يريد حاجة، وتوجه إلى المدينة .... فلما انتهى أصحابه إليه... فقال همت اليهود بالغدر بي، فأخبرني الله بذلك نقمت... وحاصرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم خمسة عشر يوما، فأجلاهم رسول الله صلى الله عليه وسلم من المدينة[1] الخ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ... اور آپؐ کو ان دونوں کے بارے میں اطلاع دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے بڑا کیا۔ وہ دونوں تو ہماری جانب سے امان اور عہد میں تھے .... پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کی دیت کے سلسلے میں مدد لینے کے خیال سے بنو نضیر کی طرف تشریف لے گئے۔ بنو نضیر، بنو عامر کے حلیف بھی تھے .... ان لوگوں نے کہا اے ابوالقاسم ہم وہی کریں گے جو آپؐ چاہتے ہیں ... تشریف رکھیں تاکہ ہم آپ کے کھانے کا انتظام کریں۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ پھر وہ تنہائی میں پہنچے اور سرگوشیاں کیں .... عمرو بن جحاش بولا میں گھر کے اوپر چڑھ جاتا ہوں کہ آپؐ پر بھاری پتھر گرا دوں .... جب وہ پتھر لے کر آگے بڑھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی آگئی کہ ان لوگوں کا ارادہ کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے

---

[1] محمد بن عمر واقدی، کتاب المغازی، تحقیق MARSADEN JONES، عالم الکتب، بیروت ۱۹۶۶ء - ۱/۳۶۴-۳۶۴۔

اٹھ کھڑے ہوئے گویا آپؐ کو کوئی حاجت درپیش ہے اور مدینے کی طرف چل دیے ... جب صحابہؓ آپؐ کے پاس پہونچے ... تو آپؐ نے فرمایا کہ یہود کا ارادہ میرے ساتھ بدعہدی کا تھا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے اس کی اطلاع دے دی۔ لہٰذا میں اٹھ کھڑا ہوا ...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا پندرہ دن محاصرہ فرمایا۔ پھر آپؐ نے انھیں جلاوطن کر دیا۔

(۵) ابن جریر طبریؒ[1] (ف ۳۱۰ھ) تفسیر "جامع البیان" میں تحریر فرماتے ہیں:

حدثنا ابن حمید[2] قال ثنا سلمۃ[3]، عن محمد بن اسحاق[4]، عن عاصم[5] بن عمر بن قتادۃ وعبد[6] اللہ بن أبی بکر، قالا: خرج رسول اللہ

ہم سے ابن حمید نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے سلمہ نے بیان کیا کہ ابن اسحاق روایت کرتے ہیں کہ عاصم بن عمر بن قتادہ اور عبداللہ بن ابی بکر سے

---

[1] (محمد بن جریر بن یزید الطبری) "الامام، العلم، الفرد، الحافظ" تذکرۃ الحفاظ ۲/۷۱۰ "ثقۃ، صادق فیہ تشیع یسیر" میزان الاعتدال ۳/۴۹۸

[2] (ابن حمید) "ثقۃ، حافظ" التقریب ص ۱۳۴۔

[3] (سلمۃ بن الفضل) "قال ابن معین: کتبنا عنہ، ولیس فی المغازی أتم من کتابہ" میزان الاعتدال للذہبی، مطبعۃ عیسی البابی الحلبی، ۱۳۸۲ھ ۲/۱۹۲۔

[4] (محمد بن اسحاق) "امام المغازی، صدوق، یدلس" التقریب ص ۱۷۸۔

[5] (عاصم بن عمر قتادۃ) "ثقۃ، عالم بالمغازی" التقریب ص ۹۳۔

[6] (عبداللہ بن أبی بکر بن عمرو بن حزم) "ثقۃ" التقریب ص ۹۹۔

صلی اللہ علیہ وسلم إلی بنی النضیر یستعینھم علی دیۃ العامریین للذین قتلھما عمرو بن امیۃ الضمری فلما جاءھم خلا بعضھم ببعض، فقالوا: إنکم لن تجدوا محمداً أقرب منہ الآن، فمروا رجلاً یظھر علی ھذا البیت، فیطرح علیہ صخرۃ، فیریحنا منہ، فقال عمرو بن جحاش بن کعب أنا، فأتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخبر، وانصرف، فانزل اللہ عز ذکرہ فیھم وفیما أرادھو وقومہ: یا ایھا الذین آمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم إذھم قوم أن یبسطوا الیکم أیدیھم الخ۔[1]

منقول ہے، ان دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنونضیر کی طرف تشریف لے لئے تاکہ بنوعامر کے ان دو آدمیوں کی دیت کے سلسلے میں ان سے مدد لے سکیں، جنھیں حضرت عمرو بن امیہ الضمریؓ نے قتل کردیا تھا۔ جب وہ تنہائی میں پہنچے تو کہنے لگے کہ تم لوگ محمدؐ کو اس وقت سے زیادہ کبھی اپنے قریب نہ پاؤگے؛ اس لیے کسی کو حکم دو کہ اس مکان کی چھت پر چڑھ جائے اور ان پر ایک بھاری پتھر گرادے، تاکہ ہمیں ان کی طرف سے راحت مل جائے۔ عمرو بن جحاش نے کہا کہ میں یہ کام انجام دوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آسمان سے خبر آگئی اور آپؐ وہاں سے چل دیے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے نیز عمرو بن جحاش اور اس کی قوم کے ارادوں کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی "یا ایھا الذین آمنوا... الخ"

(۶) ابن جریر طبری اپنی تفسیر میں یہ روایت بھی نقل کرتے ہیں:

حدثنا ھناد[2] بن السری، قال ثنا — ہم سے ہناد السری نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں

---

[1] ابن جریر الطبری، جامع البیان، مطبعۃ المیمنیۃ، سنہ ندارد۔ ۶/۸۲

[2] (ہناد بن السری) "الحافظ القدوۃ، الزاہد، قال النسائی: ثقۃ" تذکرۃ الحفاظ ۲/۵۰۷۔